بغاوت

عالمی موجِ غزل مشاعرہ نمبر ۴۱۳



عالمی آن لائن مشاعرہ
موجِ غزل
منفرد و معیاری

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بغاوت

موجِ غزل عالمی مشاعرہ نمبر ۱۳۴

مرتّبہ:

نوید ظفر کیانی

مکتبۂ ارمغانِ ابتسام
https://archive.org/details/@nzkiani
nzkiani@gmail.com



موجِ غزل عالمی مشاعرہ نمبر ۴۱۳



مشتری ہوشیار باش

کتاب کا نام	بغاوت۔
مشاعرہ رنگ	منفرد بحر مشاعرہ و نظم رنگ۔
وضاحت	یہ برقی کتاب بین الاقوامی ادبی تنظیم موجِ غزل کے فیس بک پر منعقد کردہ مشاعرہ نمبر ۴۱۳ پر مشتمل ہے۔
کاپی رائٹ	جملہ حقوق بحق منتظمین محفوظ۔
اِجازت	اِس کتاب کو حوالہ جات یا غیر کاروباری نقطۂ نظر سے استعمال کیا جا سکتا ہے یا اِس کا اشتراک کیا جا سکتا ہے تاہم اِس میں کسی قسم کی کانٹ چھانٹ یا اس کی شکل تبدیل کرنے کی قطعی اجازت نہیں ہے۔ اِس کے لئے شاعر کی پیشگی اجازت از حد ضروری ہے۔
صفحات	۷۲
تاریخ مشاعرہ	۲۰ اپریل ۲۰۲۴ء
منتظمین	ہاشم علی خان ہمدمؔ، نوید ظفر کیانی، روبینہ شاہین بیناؔ۔
پبلشر	مکتبۂ ارمغانِ ابتسام۔ اسلام آباد، پاکستان۔
برقی ڈاک	nzkiani@gmail.com
ارکائیو ربط	archive.org/details/@nzkiani

فہرست



امیرؔ معاویہ

غزل

دِل ہے اک آتش فشاں
غم کا ہے بحرِ رواں

ہر جانب ہیں آندھیاں
نازک ہے میرا مکاں

کٹتے ہیں دن یاد میں
چین دل ہے اب کہاں

وہ مجھ کو بھولا نہیں
رہتا ہے اس کا گماں

خوشیاں مجھ سے روٹھی ہیں
آنکھوں سے غم ہے عیاں

آتا ہے ہر پل وہ یاد
رہتا ہے اس میں ہی دھیاں

تھی اس سے دل کی بہار
بن اس کے ہے اب خزاں

کوئی بھی مخلص نہیں
دھوکا ہی ہے سب یہاں

سمجھا جس کو میں نے پیار
تھیں وہ سب خوش فہمیاں



انعام الحق معصوم صابری

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ

دِل میں بس سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں
اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب انوار ہیں

آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر وقت ہی
کرتے لب اذکار ہیں

صادق ساجد وہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امیں
اچھے سب اطوار ہیں

دلکش روضے کے حسیں
آنکھوں میں آثار ہیں

سیرت سے حاصل ہوئے
اعلیٰ سب افکار ہیں

مدحت کے مقبول ہوں
لکھے جو اشعار ہیں

آقا ﷺ یہ معصوم کے
دل کا بس اظہار ہیں



تعظیم احمد

غزل

حال ہے بہتر نہیں
رہتے ہیں گھر پر نہیں

آزمایا سب کو ہے
کوئی چھوڑا در نہیں

کام چلتا پھرتا ہے
رکھتے ہیں دفتر نہیں

میں نہیں ملتا کبھی
میرے وہ رہبر نہیں

دونوں عالم کا خدا
رکھتا ہے ہمسر نہیں

تیرے دشمن ہیں بہت
سعد ہے اختر نہیں

ہر کسی سے زیست میں
دشمنی بہتر نہیں

ایسی الفت کرتے ہیں
دیکھا بھی مڑ کر نہیں

ہے خوشی تعظیمؔ کی
زیست میں اکثر نہیں



خاؔور چشتی

غزل

کیوں رہو مجھ سے خفا
حق مرے مانگو دعا

چاہے تم جو بھی کرو
میں نہیں کرتا گلہ

زندگی مشکل بہت
مانگتی نہ ہے صلہ

بن نہ پایا وہ میرا
کر سکا نہ حق ادا

میں اسے ڈھونڈا کیا
ساتھی جو میرا بنا

وقت مشکل جب پڑا
چھوڑ ہر ساتھی گیا

شک وفاؤں پر مری
کیا کہے خاورؔ بتا



ڈاکٹر حامد حسین

سسوا موتیہاری بہار

غزل

رب کا یہ پیغام ہے
غالب دیں اسلام ہے

ساری مخلوقات پر
رب کی رحمت عام ہے

بندے رب کے تم پہ تو
محشر میں انعام ہے

جو بھی باغی رب کا ہے
اس کا بد انجام ہے

آیت ہے قرآن کی
جنت میں آرام ہے

جنت کے در پر دکھا
ساقی کوثر جام ہے

اپنے رب سے ڈرتے رہ
دوزخ میں آلام ہے

کر حامدؔ کی مغفرت
تیرا باری نام ہے



ڈاکٹر حامد حسین

سسوا موتیہاری بہار

بغاوت

نائب آیا رب کا تو
خادم بن کے سب کا تو
پہلے دن سے باغی ہے
نائب کیسے خاکی ہے
مجرم ہے کردار سے
نکلا وہ دربار سے
یارب میری کر مدد
دل میں اس کے ہے حسد

ظالم ہے مغرور ہے
فطرت سے مجبور ہے
باغی اس کو رہنے دو
اعلیٰ ادنیٰ کہنے دو
بچ دشمن کے وار سے
نفرت کر بدکار سے
پیچھے تیرے رہتا ہے
ہر دم سازش کرتا ہے
نہ ہو دل بر داشتہ
بھیجا سیدھا راستہ

اِس پر چل کے آنا تُو
اپنی جنت پانا تُو



ڈاکٹر حامد حسین

سسوا موتیہاری بہار

خواب

گلشن اک شاداب تھا
اس میں اک تالاب تھا

چڑیا تھی ہنس و بطخ
بھر کے اس میں آب تھا

کشتی اک گردش میں تھی
اٹھتا اک گرداب تھا

ہیرا اپنا تھے جڑے
گوہر بھی نایاب تھا

چادر اس پر تھی بچھی
ریشم یا کمخواب تھا

کیسے اس کو پالوں میں
دل میرا بے تاب تھا

دیکھا منظر غور سے
جیون کا اک باب تھا

آیا پھر اک مسئلہ
کرنا سدباب تھا

لذت اس میں نہ تھی نہ
جینے کا آداب تھا

حاصل سب ہو جاتا یہ
بننا بس کذاب تھا

لالچ ہے جیسے سنا
چہرہ اب بے آب تھا

یارب تیرا شکریہ
جو بھی دیکھا خواب تھا



ڈاکٹر حامد حسین

سسوا موتیہاری بہار

بغاوت

چھا جائے ظلم و ستم
کرنا تو سر کو نہ خم
حاکم دل آزار ہے
جنتا سے بیزار ہے
کرنا ہے وہ کام کر
دشمن کو ناکام کر
اول دن سے آج تک

لٹتے دیکھا تاج تک

باغی جس کا نام ہے
سازش اس کا کام ہے

کرتے ہیں برباد وہ
رہتے ہیں آزاد وہ

باغی میں سچے بھی ہیں
فطرت سے اچھے بھی ہیں

ظالم سے لڑتے بھی ہیں
آگے وہ چلتے بھی ہیں

کرتے چھپ کے وار ہیں
ہمت ہے تلوار ہیں

دیتے وہ آواز ہیں
کہتے ہیں آزاد ہیں

کوشش میرا کام ہے
جو حاصل ہے انجام ہے



ڈاکٹر محمد اظہر خالد حاشرؔ

غزل

رب کی نعمت زندگی
ہم پر رحمت زندگی

کرتے ہو گر معصیت
بنتی خفت زندگی

رب کے نافرمان ہو
پھر ہے زحمت زندگی

رب کو چھوڑا ہے اگر
بنتی ذلت زندگی

پیچھے آقا ﷺ کے چلو
ہو با عزت زندگی

جام قرآں گر پیو
میٹھا شربت زندگی

اظہرؔ سیدھی رہ چلو
دے گی جنت زندگی



ڈاکٹر محمد اظہر خالد حاشرؔ

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ

پیارے سرور مصطفیٰ ﷺ
سب کے رہبر مصطفیٰ ﷺ

وہ ﷺ ہیں بشر سب سے جدا
کتنے انور مصطفیٰ ﷺ

ثانی نہیں ہے حسن میں
دلکش پیکر مصطفیٰ ﷺ

میری پیاری مائیں وہ
جن کے شوہر مصطفیٰ ﷺ

بعد خدا وہ ہیں بڑے
اعلیٰ برتر مصطفیٰ ﷺ

کیسے پاکیزہ ہیں وہ ﷺ
طاہر اطہر مصطفیٰ ﷺ

توفیق خدا سے لکھو
اظہرؔ نعت مصطفیٰ ﷺ



رضوانہ اجمل ملک اعوان

اللہ

جو دم آئے تو کہو
اللہ ہے اللہ ہے

لا ثانی لا فانی ذات
عالم میں ہے تیری بات
ہر دم ہر لمحے کہو
اللہ ہے اللہ ہے

ہر جانب تُو ہے بے شک
دل جاں کی صدا حق ھو حق
کلمہ حق دل سے کہو
اللہ ہے اللہ ہے

مرنا جینا نامِ حق
کھانا پینا نامِ حق
عشرت عسرت میں کہو
اللہ ہے اللہ ہے

خاکی کر من پاک تو
سی لے دامن چاک تو
توبہ کرتے یہ کہو
اللہ ہے اللہ ہے

مہلت میں ہے زندگی
ناداں کر لے بندگی
سوتے جگتے تم کہو
اللہ ہے اللہ ہے

دنیا فانی یاد رکھ
دل کو اپنے شاد رکھ
آؤ مل کر سب کہو
اللہ ہے اللہ ہے



رضوانہ اجمل ملک اعوان

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ

اُن ﷺ کا چرچا کو بکو
قریہ قریہ گفتگو

بستی من میں آرزو
جلوے کی ہے جستجو

آیا آئے گا نہ اور
ایسا کوئی خو برو

آپ ﷺ جو پہنچے منتہا
حق کو دیکھا رو برو

روشن اُن ﷺ سے دو جہاں
عالم اجلا چار سو

دشمن بھی ہیں معترف
امن کے حامل صلح جو

جگ سارا آپ ﷺ سے
اللہ اللہ مشکبو

آقا ﷺ کی مدحت کریں
ہو کر ہم تو با وضو

دامن یہ دریدہ ہے
ہو مرمت کر دیں رفو

واللہ رآنی نعت سے
کہلاتی ہے خوش گلو



رضوانہ اجمل ملک اعوان

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ

میرے گھر آئیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نورِ رب لائیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عنبر سے بڑھ کر مہک
خوشبو برسائیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُمت ظلمت میں گھری
رحمت فرمائیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خواہش مدت سے بسی
جلوہ دکھلائیں حضور ﷺ

آنکھوں میں لے کر یہ نور
جگ سے ہم جائیں حضور ﷺ

مسلم کو بالا کریں
ہم یوں چھا جائیں حضور ﷺ

دیں حق کا پیغام ہم
ہر جا پھیلائیں حضور ﷺ

مدحت میں رآنی لکھی
در پر وہ سنائیں حضور ﷺ



رضوانہ اجمل ملک اعوان

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ

آقا ﷺ کا آیا نگر
کیسے تھاموں دل و جگر

میرے آقا ﷺ ہیں جدھر
رب کی رحمت ہے اُدھر

اُن کے در پر با خدا
قسمت جاتی ہے سنور

آقاؐ جی کی یاد میں
رہتی میری چشم تر

آیا کوئی مسئلہ
آپؐ پہ میری ہے نظر

عاشق کے چہرے سدا
نور سے جاتے ہیں نکھر

رحمت دے گا تا ابد
آل نبیؐ کا پاک گھر

آؤ چلیں سب طیبہ
نوری وہاں شام و سحر

نبیوں میں اعلیٰ ہیں آپ
افضل تر خیر البشر

بولے جبریل امیں
کوئی حاجت ہے اِدھر

کہتے ہیں اُن سے خلیل
حاجت ہے رب سے مگر



روبینہ شاہین بیناؔ

طنز و مزاح

جیون بھر سوتی رہی
میں اکثر سوتی رہی

جب بیداری تھی ڈیو
جی بھر کر سوتی رہی

خراٹوں کی نشریات
تھی تو مگر سوتی رہی

نیند آئی تو بے خبر
کانٹوں پر سوتی رہی

وہ نہ جاگے جاگ کر
میں سو کر سوتی رہی

وہ کیوں بولیں آلسی
اپنے گھر سوتی رہی

نائٹ منئیر آتے رہے
کیسا ڈر؟ سوتی رہی

کل آیا تھا زلزلہ
بیناؔ پر سوتی رہی

سیّد محمد خورشید احمد سہسرامی

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ

دنیا روشن ہو گئی
ان کی آمد جب ہوئی

جب پڑھا صل علیٰ
کھل گئی دل کی کلی

آئے جس دم مصطفیٰ
ہر سو پھیلی روشنی

چاہیے غم سے نجات
دل سے پڑھ نعتِ نبی

اُس کا چمکا ہے نصیب
دید جس نے تیری کی

آج دشمن ہو گیا ہے
آدمی کا آدمی

شاہ سے بڑھ کر ہے سیدؔ
اُن کے در کی نوکری



شاہین فصیح ربانی

غزل

خود سے باہر دیکھتے
کیا کیا منظر دیکھتے

اس چہرے کو دیکھنا
مشکل تھا پر دیکھتے

دل کرتا وہ ہاؤ ہو
دیوار و در دیکھتے

آنکھیں ہوتیں آئنہ
اس کو جی بھر دیکھتے

شب سے ہوتی دوستی
ماہ و اختر دیکھتے

سپنے ہوتے مہرباں
تھوڑا سو کر دیکھتے

بچ جاتی پگڑی فصیح
اِتنا اوپر دیکھتے



صدا کشمیری

سرینگر، انڈیا

غزل

ہو نہ مجھ سے بھی خطا
دے مجھے کوئی دعا

شانتی مل جائے گی
مجھ کو تجھ سے کیا گلہ

ہر کوئی اپنا مرا
دوستی کر حق ادا

رات میں دیکھا تجھے
خاص تھا آدم بنا

موت سب کو آئے گی
آدمی حیوان کیا

سب فرشتوں نے کہا
فتنہ انساں مت بنا

خود پہ مبنی ہے خدا
"کُن" کہا تو ہو گیا

عادتیں بھولے نہ ہم
راز تھا افشاں ہوا

جس نے کھو جا ہے جہاں
کیا شکر اُس کا صداً



صدا کشمیری
سرینگر، انڈیا

غزل

ریت خاکی آب میں
لکھ دیا احباب میں

خوب تھا آدم بنا
ہو گیا بے تاب میں

خود کو بس برباد کیا
پھنس گئے گرداب میں

ہو گئے بیدار ہم
زندگی تھی خواب میں

اُمتی جوں بن گئے
آ گئے آداب میں

اجنبی تھا جب جہاں
آ گیا شاداب میں

اب صداؔ کر بندگی
حال لکھ ہر باب میں



طارق شہابؔ

لاہور

غزل

تنکا تنکا کچھ نہیں
فردِ تنہا کچھ نہیں

سن لینا جو کہتے ہیں
لیکن کہنا کچھ نہیں

ہو جاتا ہے پیار جب
غم کا دریا کچھ نہیں

جو جو بیتی یاد ہے
ہم کو بھولا کچھ نہیں

سب کچھ سب کا سانجھا ہے
تیرا میرا کچھ نہیں

جیسا تم نے سمجھا ہے
ایسا ویسا کچھ نہیں

سب کچھ پہلے جیسا ہے
یارو بدلا کچھ نہیں

تم جو باتیں کرتی ہو
ان سے میٹھا کچھ نہیں

کچھ ہو سکتا ہے شہابؔ
اب تک بگڑا کچھ نہیں



طارق شہابؔ

لاہور

غزل

ضد پر جب اڑ جاتے ہیں
مشکل سے لڑ جاتے ہیں

سردی کے موسم میں تو
پتے بھی جھڑ جاتے ہیں

روحیں رہتی ہیں باہر
مٹی میں دھڑ جاتے ہیں

غیروں سے جب ملتے ہیں
شک میں ہم پڑ جاتے ہیں

پک کر گرتے ہی شہابؔ
پھل سب گل سڑ جاتے ہیں



عابد علی عابد

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ

طیبہ نقشہ خلد کا
بالکل جلوہ خلد کا

روضہ پیارا دیکھنے
منظر آیا خلد کا

نورِ سرور سے ہوا
رتبہ اونچا خلد کا

خارِ طیبہ پر فدا
ہر اک غنچہ خلد کا

اُن کے در سے جاتا ہے
لوگو رستہ خلد کا

زیرِ قبضہ آپ کے
گوشہ گوشہ خلد کا

اُس امت کے واسطے
آب و دانہ خلد کا

پیغمبر کی سیرگہ
سو ھے چرچا خلد کا

شہرِ نبوی جیسا ہے
عابدؔ قصہ خلد کا



لیاقت بھٹہ جتوئی

غزل

دَورِ خُفتہ ہے عَجَب
ہر سُو چھایا ہے غَضَب

ہے وہ حاکم بد خِصال
خُو میں ہے عَیش و طَرَب

کُرسی پر وہ نِگہبان
بیٹھے ہیں سُوئے اَدَب

شان و شوکت کے نِشاں
کیا ہوئے حَسب ونَسب

قاضی ہے بے عدل جو
کیا میں دوں اُس کو لقَب

غَم سے نَم ہے آبرو
کیا ہو دل میں پھر طَلَب

حالِ اُمّت ہے خَراب
چَشمِ یک، شاہِ عَرَب



ناصؔر مجگانوی

غزل

دنیا سے کیوں دھوکہ ہو
کھونے پر بھی شکوہ ہو

محنت لگتی اپنی جب
تب نقصاں پر، صدمہ ہو

کوتاہی ہو جائے گر
تو عصیاں سے توبہ ہو

ہو جانا شرمندہ تم
ٹوٹا کوئی وعدہ ہو

راہیں وہ پیدا کرے
سچ مچ کا جو تشنہ ہو

کرنا ہے کوشش سدا
حالت جس کی خستہ ہو

رتبہ ناصرؔ عالی ہے
سچائی گر شیوہ ہو



نوید ظفر کیانی

غزل

زندہ ہیں کس دور میں
تن کی اندھی گور میں

بچھڑا تھا اِک آشنا
اور پھر تھا نو مور میں

چپ ہیں کتنی ساعتیں
گم ہوں کتنے شور میں

پنڈی رہ کر لٹ گیا
سسی کے بھنبھور میں

کیا پانا تھا اور کیا
کھو آیا تُو اور میں

گُنجلائی سب زندگی
اِک لمحے کی ڈور میں

خود ہی چوری ہو گیا
کہنے کو تھا چور میں

سسٹم کے سب قفل ہیں
اُنگلی کی اِک پور میں

بہرے ہوں گے ممتحن
بولا تھا فی الفور میں

خفتہ تھے خنجر کہاں
کرتا کچھ تو غور میں

ترسیں تشنہ کامیاں
پھر ابرِ گھنگھور میں



نوید ظفر کیانی

بغاوت

(نظمِ معین)

دھڑکا نہیں
ہم سے ابھی ان کو کوئی
اندھی خدائی کا نشہ ہے اب تلک
کچھ تجربہ رکھتے نہیں بیداریٔ خلقت کا وہ
آنکھوں میں خوں کی دیکھ نہ پائے جھلک
لوگو! تبھی ان کو کوئی
دھڑکا نہیں



ہاشم علی خان ہمدم

غزل

گونگی بہری سیلفیاں
خاموشی کی سیلفیاں

آئینہ دکھلاتا ہے
سچی سچی سیلفیاں

سب تصویریں ہار گئیں
لے گئیں بازی سیلفیاں

سپنا ٹوٹنے والا ہے
لے لو ! جلدی سیلفیاں

عشق نے ہجر میں کھینچی ہیں
پھیکی پھیکی سیلفیاں

برفیلے منظر میں لو
ٹھنڈی ٹھنڈی سیلفیاں

سورج لے کر نکلا ہے
اجلی اجلی سیلفیاں

پس منظر میں کیا کیا ہے؟
دیکھو! پچھلی سیلفیاں

چہرے کی خوش تابی سے
کھائیں چغلی سیلفیاں

سیدھا بندھا کھینچتا ہے
آڑھی ترچھی سیلفیاں

دل کو کھینچتی رہتی ہیں
تیکھی تیکھی سیلفیاں

پیلے پیلے چہروں کی
پنکی پنکی سیلفیاں

کھینچی ہیں چالاکی سے
بھولی بھالی سیلفیاں

دو رنگی سے ظاہر ہیں
دیہی شہری سیلفیاں

اخباروں میں چھپتی ہیں
اکثر شاہی سیلفیاں

چہروں سے انصاف کرے
دیکھے قاضی سیلفیاں

ہمدم دیکھنا پڑتی ہیں
کیسی کیسی سیلفیاں



ہاشم علی خان ہمدم

طنز و مزاح

پیاری پیاری سیلفیاں
ہائے ! تیری سیلفیاں

فلٹر کر کے کھینچی ہیں
تو نے ایچ ڈی سیلفیاں

ایکس ایکس ایکس پہ وائرل ہیں
ٹک ٹاکر کی سیلفیاں

بیوٹی کیم لگایا ہے
لیں باہو جی ! سیلفیاں

آئی فون کا چسکا لو
کھینچو ! باجی ! سیلفیاں

دیکھ رہا ہوں گھنٹوں سے
ڈی پی ، ڈی پی سیلفیاں

کالی کالی شکلیں ہیں
گوری گوری سیلفیاں

غصے میں مسکا کر لیں
کھٹی میٹھی سیلفیاں

آئی سی یو تک پہنچی ہیں
پڑ گئیں مہنگی سیلفیاں

مہنگے مہنگے سوٹ کے ساتھ
اتنی سستی سیلفیاں

ڈوب رہا ہے سیلفی میں
اتنی گہری سیلفیاں

موٹے لوگ بناتے ہیں
پتلی پتلی سیلفیاں

جا رے! ظالم! جا رے جا!
دیکھ لیں نقلی سیلفیاں

کتنا پیارا دھوکہ ہے
خوش ہیں پگلی سیلفیاں

کتنے نین جلاتی ہیں
آگ لگاتی سیلفیاں

میک اپ ڈھل جانے کے بعد
دیکھیں اصلی سیلفیاں

دیکھیں تو حیران ہوئیں
تیرے جیسی سیلفیاں

جانے کیسے بنتی ہیں؟
ایسی ویسی سیلفیاں

بیگم ! یوں ڈیلیٹ نہ کر
میری ساری سیلفیاں

غزلوں میں بھی ہوتی ہیں
ہمدؔم نثری سیلفیاں

مشتری ہوشیار باش

کتاب کا نام	بغاوت۔
مشاعرہ رنگ	منفرد بحر مشاعرہ و نظم رنگ۔
وضاحت	یہ برقی کتاب بین الاقوامی ادبی تنظیم موجِ غزل کے فیس بک پر منعقد کردہ مشاعرہ نمبر ۴۱۳ پر مشتمل ہے۔
کاپی رائٹ	جملہ حقوق بحق منتظمین محفوظ۔
اِجازت	اِس کتاب کو حوالہ جات یا غیر کاروباری نقطۂ نظر سے استعمال کیا جا سکتا ہے یا اِس کا اشتراک کیا جا سکتا ہے تاہم اِس میں کسی قسم کی کانٹ چھانٹ یا اس کی شکل تبدیل کرنے کی قطعی اجازت نہیں ہے۔ اِس کے لئے شاعر کی پیشگی اجازت از حد ضروری ہے۔
صفحات	۷۲
تاریخ مشاعرہ	۲۰ اپریل ۲۰۲۴ء
منتظمین	ہاشم علی خان ہمدمؔ، نوید ظفر کیانیؔ، روبینہ شاہین بیناؔ۔
پبلشر	مکتبۂ ارمغانِ ابتسام۔ اسلام آباد، پاکستان۔
برقی ڈاک	nzkiani@gmail.com
ارکائیو ربط	archive.org/details/@nzkiani

موجِ غزل

کے ہفتہ وار مشاعرے

طرحی رنگ

پابند ردیف رنگ

اصنافِ سخن رنگ

منفرد ردیف رنگ

منفرد بحر رنگ

اسمائے ربانی رنگ

منفرد قوافی رنگ

موضوعاتی رنگ

مزاحیہ رنگ

مکتبۂ ارمغانِ ابتسام